اصول حدیث کوئز
مفتی محمد فہیم مصطفائی
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

مقدمہ شیخ عبدالحق اور شرح نخبۃ الفکر کو حل کرنے کیلئے 127 سوالات
پر مشتمل بہترین رسالہ

اُصول حدیث کوئیز

مُرتّب: محمد فہیم مصطفائی
مدرس جامعۃ المصطفیٰ

ناشر:

مکتبۃ النعمان ونیہ والہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمنِ الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نام رسالہ --

اُصولِ حدیث کوئیز

مؤلف --

محمد فہیم قادری مصطفائی

موبائل نمبر --

0300-4406838

پہلا ایڈیشن -- جون

2010ء

تعداد

1100 --

دوسرا ایڈیشن --

جولائی2010ء

تعداد

1100 ---

صفحات ---------------------------------------

24

ہدیہ

20 ---

روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ میلاد مصطفی چوک گوجرانوالہ، کرمانوالہ بک شاپ لاہور

مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ لاہور، مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ جلالیہ وصراط مستقیم فوارہ چوک گجرات، مکتبۃ المصطفیٰ سیالکوٹ

مکتبۃ المصطفیٰ اندرون لوہیانوالہ گوجرانوالہ، مکتبہ دارالعلوم دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ اہلسنت اندرون لوہاری گیٹ لاہور، مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ رضائے مصطفی دارالسلام چوک گوجرانوالہ، مکتبہ ضیاء العلوم راولپنڈی

★فہرست★

{اُصولِ حدیث}

س (1): حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

س (2): تقریر کسے کہتے ہیں؟

جواب: تقریر یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی موجودگی میں کوئی کام کیا گیا اور رسول اکرم ﷺ نے اُس سے منع نہ کیا بلکہ خاموشی اختیار کی تو یہ حدیثِ تقریری ہے۔

س (3): کیا صحابی اور تابعین کے قول، فعل اور تقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں؟

جواب: جی ہاں: بعض محدثین کے نزدیک صحابی و تابعی کے قول، فعل اور تقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں۔

س (4): علم اُصول حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ وہ علم ہے جس میں راوی (سند) اور مروی عنہ (متن) کے احوال مقبول اور مسترد ہونے کے اعتبار سے معلوم ہوں۔

س (5): علم حدیث کا موضوع کیا ہے؟

جواب: علمِ حدیث کا موضوع خود حضور ﷺ ہیں۔

س (6): علمِ اُصولِ حدیث کا موضوع کیا ہے؟

جواب: اِس کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہے۔

س (7): سند کسے کہتے ہیں؟

جواب: حدیث کے راویوں کے سلسلے کو سند کہتے ہیں۔

س (8): متن کسے کہتے ہیں؟

جواب: جہاں سند ختم ہو جائے اُس کے اگلے حصہ کو سند کہتے ہیں۔

س (9): حدیث اور خبر میں کیا فرق ہے؟

جواب: جمہور محدثین کے نزدیک خبر اور حدیث ہم معنی ہیں مگر بعض علماء کے نزدیک حضور ﷺ صحابہ کرام اور تابعین کی گفتگو کو حدیث کہتے ہیں جبکہ دیگر بادشاہوں اور گذشتہ زمانہ کے احوال کو خبر کہتے ہیں۔

س (10): اَثر کسے کہتے ہیں؟

جواب: حدیثِ مرفوع اور موقوف کو اثر کہتے ہیں، لیکن بعض علماء کے نزدیک حدیثِ مرفوع، موقوف اور مقطوع تینوں پر لفظ اَثر کا اِطلاق جائز ہے۔

☆ اَحادیثِ ضعیفہ کا بیان ☆

س (11): حدیثِ معلق کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث کی سند کے شروع سے ایک یا ایک سے زائد راوی حذف ہو۔

س (12): حدیثِ معلق کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ معلق ضعیف ہے اور اِیمانیات واَحکامات میں قابلِ حجت نہیں۔

س (13): حدیثِ مرسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث کی سند کے آخر سے کوئی راوی ساقط ہو مثلاً تابعی، صحابی کو چھوڑ کر حضور ﷺ سے بلاواسطہ روایت کرے۔

س (14): حدیثِ مرسل کا کیا حکم ہے؟

جواب: اِس کے بارے اختلاف ہے۔

(۱): اِمامِ اعظم، اِمام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک مطلقاً قابلِ حجت ہے۔

(۲): جمہور محدثین کے نزدیک مطلقاً ضعیف ہے۔

(۳): امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بعض صورتوں میں قابلِ حجت اور بعض میں حجت نہیں۔

س (15): حدیثِ معضل کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث میں سند کے درمیان سے دو راوی مسلسل چھوڑ دیئے جائیں۔

س (16): حدیثِ معضل کا کیا حکم ہی؟

جواب: حدیثِ معضل معلق و منقطع سے بھی زیادہ ضعیف ہے لہٰذا یہ قابلِ حجت نہیں۔

س (17): حدیثِ منقطع کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث میں دو سے زیادہ راویوں کو سند کی ایک جگہ یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

س (18): حدیثِ منقطع کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ منقطع بھی ضعیف ہے، اِسلئے قابلِ حجت نہیں۔

س (19): حدیثِ مضطرب کسے کہتے ہیں؟

جواب: سند یا متن حدیث میں کمی، زیادتی یا تقدیم وتاخیر کرنا۔

س (20): حدیثِ مضطرب کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیث میں اِضطراب اگرچہ اُس کی ضعف کی دلیل ہے مگر جب حدیث مضطرب کے تمام راوی تام الضبط ہوں تو یہ حدیث صحیح ہوگی۔

س (21): حدیثِ مدرج کسے کہتے ہیں؟

جواب: متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملادے۔

س (22): حدیثِ مدرج کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام فقہاء محدثین کا اِجماع ہے کہ حدیث پاک میں اِدراج حرام ہے، اَلبتہ حدیث کے الفاظ کی تفسیر وتوضیح کرنا جائز ہے۔

س (23): حدیثِ مدلس کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ حدیث جس کے بارے میں شبہ ہو کہ راوی نے اپنے کسی شیخ کو چھوڑ دیا جبکہ لفظ ایسا اِستعمال کرے جس سے شیخ سے سننے کا وہم ہو۔

س (24): حدیثِ مدلس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے حکم میں اختلاف ہے۔

(۱): جمہور محدثین کے نزدیک اگر وہ کسی ثقہ راوی کی تدلیس کر رہا ہے تو اُسے قبول کیا جائے گا اور اگر کسی ضعیف راوی کی تدلیس کرے تو پھر اُس کو قبول نہ کیا جائے، اَلبتہ اگر راوی اپنے سماع کی تصریح کردے مثلاً سَمِعتُ یا حَدَّثَنَا وغیرہ کہہ دے تو پھر اُس حدیث کو قبول کیا جائے گا۔

(۲): بعض محدثین کے نزدیک حدیثِ مدلس مطلقاً قابلِ حجت نہیں۔

س (25): حدیثِ شاذ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے، اس کے مقابلے میں حدیث [illegible] ہے۔

س (26): حدیثِ شاذ کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ شاذ ضعیف اور غیر مقبول ہے۔

س (27): حدیثِ منکر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث میں ضعیف راوی اپنے سے زیادہ ضعیف راوی کی مخالفت کرے، اِس کے مقابلے میں حدیث معروف ہے۔

س (28): حدیثِ منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ منکر اِنتہائی ضعیف ہے، لہٰذا یہ قابلِ حجت نہیں۔

س (29): حدیث معلل کسے کہتے ہیں؟

جواب: حدیثِ معلل وہ ہے جس میں علتِ خفیہ قادحہ (ممنوعہ) پائی جائے مثلاً حدیث مرسل کو متصلاً روایت کرنا۔

س (30): حدیثِ معلل کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بھی ضعیف اور غیر مقبول ہے۔

س (31): حدیثِ متروک کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ حدیث جس کی سند میں کوئی راوی مُتَّهَمْ بِالْكِذْبِ ہو یعنی جس کے راوی پر جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہو۔

س (32): حدیثِ متروک کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ متروک بھی قابلِ عمل نہیں۔

س (33): حدیثِ موضوع کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کی روایت کوئی ایسا راوی کرے جس نے جان بوجھ کر اپنی طرف سے بیان کر کے اُس قول کی نسبت میں حضور ﷺ کی طرف کی ہو یعنی جس نے اپنی طرف سے حدیث گھڑ لی ہو اور اُس کی نسبت حضور ﷺ کی طرف کی ہو۔

س (34): حدیثِ موضوع کا کیا حکم ہے؟

جواب: موضوع حقیقت میں حدیث ہی نہیں، علماءِ اُمت کا اِتفاق ہے کہ موضوع حدیث بالکل مردود و غیر مقبول ہے۔

س (35): حدیثِ مقلوب کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ حدیث جس کی سند یا متن کے لفظ کو دوسرے لفظ سے تبدیل کر دیا جائے یا ایک راوی کی جگہ دوسرے راوی کا نام ذکر کر دیا جائے۔

س (36): حدیثِ مقلوب کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ مقلوب بھی ضعیف ہے۔

س (37): حدیثِ ضعیف کی تمام اَقسام کے نام بتائیں؟

جواب: (۱): مُرسَلْ (۲): مُنْقَطِعْ (۳): مُعَلَّقْ (۴): مُعْضَلْ (۵): مُضْطَرِبْ (۶): مَقْلُوْبْ (۷): مُدْرَجْ (۸): مُعَلَّلْ (۹): مَتْرُوْکْ (۱۰): مَوْضُوْعْ (۱۱): مُدَلَّسْ (۱۲): شَاذْ (۱۳): مُنْکَرْ

س (38): راویوں کی کثرت وعدمِ کثرت کے لحاظ سے حدیث کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں۔ (۱): متواتر (۲): خبرِ واحد ۔

س (39): حدیث متواتر کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ حدیث جسے ہر طبقہ (زمانہ) میں اتنی کثیر تعداد نے روایت کیا ہو جن کا قصدًا سہوًا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

س (40): حدیثِ متواتر کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ متواتر علمِ یقینی کا فائدہ دیتی ہے۔

س (41): خبرِ واحد کسے کہتے ہیں؟

جواب: خبرِ واحد وہ حدیث ہے جس میں متواتر کی تمام شرائط نہ پائی جائیں، اگرچہ ایک بھی شرط نہ پائی جائے تو وہ خبرِ واحد ہے۔

س (42): علامہ اِبنِ حجر کے نزدیک خبرِ واحد کی کتنی تقسیمات ہیں؟

جواب: خبرِ واحد کی مختلف اِعتبارات سے چار تقسیمات ہیں۔

{ خبرِ واحد کی تقسیمات }

پہلی تقسیم

قبول ورد کے اعتبار سے خبر کی مندرجہ ذیل پانچ (5) قسمیں ہیں۔

(۱): صَحِیْحٌ لِذَاتِہٖ (۲): صَحِیْحٌ لِغَیْرِہٖ (۳): حَسَنٌ لِذَاتِہٖ

(۴): حَسَنٌ لِغَیْرِہٖ (۵): ضَعِیْفٌ

دوسری تقسیم:

اتصال وانقطاع کے اعتبار سے خبر واحد کی مندرجہ ذیل پانچ (5) قسمیں ہیں۔

(۱): مُتَّصِلٌ (۲): مَرْفُوْعٌ (۳): مُسْنَدٌ (۴): مَوْقُوْفٌ (۵): مَقْطُوْعٌ

تیسری تقسیم:

عددِ طُرق کے اعتبار سے خبر واحد کی تین (3) قسمیں ہیں۔

(۱): مَشْھُوْرٌ (۲): عَزِیْزٌ (۳): غَرِیْبٌ

چوتھی تقسیم:

صِیَغِ ادا کے اعتبار سے خبر واحد کی مندرجہ ذیل دو (2) قسمیں ہیں۔

(۱): مُعَنْعَنٌ (۲): مُسَلْسَلٌ

[خبر واحد کی پہلی تقسیم]

س (43): قبول ورد کے لحاظ سے خبر واحد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: (۱): صحیح لذاتہ (۲): صحیح لغیرہ (۳): حسن لذاتہ (۴): حسن لغیرہ (۵): ضعیف

س (44): حدیث صحیح لذاتہ کی تعریف نقل کریں۔

جواب: وہ حدیث جس کے تمام راوی عادل اور تام الضبط ہوں اور اس کی سند ابتداء سے آخر تک متصل ہو اور وہ حدیثِ معلّل اور شاذ نہ ہو۔

س (45): صحیح لذاتہ کا حکم بیان کریں۔

جواب: تمام محدثین، فقہاء اور معتبر علماء کا اس بات پر اجماع کہ حدیث صحیح لذاتہ پر عمل کرنا واجب ہے اور یہ دلائل شرعیہ میں قابل حجت ہے۔

س (46): حدیثِ صحیح لغیرہ کی تعریف کریں۔

جواب: جس حدیث میں کمال ضبط کے علاوہ صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

س (47): حدیثِ صحیح لغیرہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ لغیرہ بھی قابل حجت ہے مگر مرتبہ میں صحیح لذاتہ سے کم ہے۔

س (48): حدیثِ حسن لذاتہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب: وہ حدیث جس میں کمال ضبط کے علاوہ صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

س (49): حدیثِ حسن لذاتہ کا حکم بیان کریں۔

جواب: یہ حدیث بھی قابل حُجت ہے۔

س (50): حدیثِ حسن لغیرہ کی تعریف ذکر کریں۔

جواب: وہ حدیث جس میں صحیح لذاتہ کی ایک سے زائد صفات میں کمی ہو لیکن یہ کمی تعدد طُرق سے پوری ہو جائے۔

س (51): حدیثِ حسن لغیرہ کا حکم بیان کریں۔

جواب: یہ حدیث بھی قابل حُجت ہے مگر رتبہ میں حسن لذاتہ سے کم ہے۔

س (52): حدیثِ ضعیف کی تعریف کریں؟

جواب: جس حدیث میں صحیح لذاتہ کی ایک سے زائد صفات میں سے کمی ہو اور تعدد طُرق سے یہ کمی پوری ہو جائے۔

س (53): حدیثِ ضعیف کا حکم بیان کریں۔

جواب: فضائل و مناقب میں ضعیف پر تمام محدثین کے نزدیک عمل کرنا جائز ہے جبکہ احکام حلال و

حرام میں حدیثِ ضعیف قابل عمل نہیں۔

[خبرِ واحد کی دوسری تقسیم]

س (54): اِتصال واِنقطاع کے اِعتبار سے خبرِ واحد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اِس اعتبار سے پانچ (5) قسمیں ہیں:

(۱): متصل (۲): مرفوع (۳): مسند (۴): موقوف (۵): مقطوع

س (55): حدیثِ مرفوع کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث کی سند حضور ﷺ تک پہنچتی ہے اُسے مرفوع کہتے ہیں۔

س (56): حدیثِ مرفوع کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ مرفوع کبھی صحیح کبھی حسن اور کبھی ضعیف ہوتی ہے یعنی جس قسم کی صفات پائی جائیں گی اُسی قسم کا حکم ہوگا۔

س (57): حدیث موقوف کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث کی سند صحابی پر ختم ہو جائے، اُسے حدیث موقوف کہتے ہیں۔

س (58): حدیث موقوف کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیث موقوف بھی کبھی صحیح، کبھی حسن اور کبھی ضعیف ہوتی ہے۔

س (59): حدیثِ مقطوع کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث کی سند تابعی تک پہنچ کر ختم ہو جائے، اُسے حدیثِ مقطوع کہتے ہیں۔

س (60): حدیثِ مقطوع کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ مقطوع بھی کبھی صحیح، کبھی حسن اور کبھی ضعیف ہوتی ہے لیکن راجح قول کے مطابق حدیثِ مقطوع قابلِ حجت نہیں۔

س (61): حدیثِ متصل کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

س (62): حدیث متصل کا حکم کیا ہے؟

جواب: یہ بھی کبھی صحیح، کبھی حسن اور کبھی ضعیف ہوتی ہے۔

س (63): حدیثِ مُسند کی تعریف نوٹ کریں؟

جواب: ہر وہ حدیث مرفوع جس کی سند حضور ﷺ تک متصل ہو۔

س (64): حدیثِ مُسند کا حکم بیان کیجیے؟

جواب: حدیثِ مُسند قابل حجت ہے اور یہ بھی کبھی صحیح، کبھی حسن اور کبھی ضعیف ہوتی ہے۔

[خبر واحد کی تیسری تقسیم]

س (65): عددِ طُرق کے اعتبار سے خبر واحد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اس اِعتبار سے 3 قسمیں ہیں: (۱): مشہور (۲): عزیز (۳): فرد یا غریب

س (66): حدیثِ مشہور کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانے میں تین یا تین سے زائد ہوں لیکن یہ تعداد حدِ تواتر تک نہ پہنچے۔

س (67): حدیثِ مشہور کا حکم بیان کریں؟

جواب: حدیثِ مشہور کبھی صحیح کبھی حسن اور کبھی ضعیف ہوتی ہے یعنی صرف شہرت کی بنا پر حدیثِ مشہور کو صحیح نہیں کہا جا سکتا بلکہ جیسی شرائط اس میں پائی جائیں گی ویسا ہی حکم ہوگا۔

س (68): حدیثِ عزیز کی تعریف کریں؟

جواب: وہ حدیث جس کو ہر طبقے میں کم از کم دو راویوں نے روایت کیا ہو۔

س (69): حدیثِ عزیز کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ عزیز بھی کبھی صحیح، کبھی حسن اور کبھی ضعیف ہوتی ہے۔

س (70): حدیثِ غریب کسے کہتے ہیں؟

جواب: حدیثِ غریب وہ ہے جس کی سند میں کم از کم ایک راوی ہو، زیادہ کی کوئی قید نہیں۔

س (71): حدیثِ غریب کا حکم بیان کریں۔

جواب: حدیثِ غریب بھی کبھی صحیح، کبھی حسن اور کبھی ضعیف ہوتی ہے، لیکن یہ عموماً ضعیف ہوتی ہے مگر

جب صحیح کی صفات پائی جائیں تو یہ صحیح میں داخل ہوجاتی ہے۔

[خبر واحد کی چوتھی تقسیم]

س (72): صِیَغِ اَدا کے اِعتبار سے خبرِ واحد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اس اعتبار سے دو قسمیں ہیں: (۱): مُعَنْعَن (۲): مُسَلْسَل

س (73): حدیثِ معنعن کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ حدیث جسے راوی [حَدَّثَنِي، اَخْبَرَنِي۔۔۔یا۔۔۔سَمِعْتُ] کی بجائے لفظ [عَنْ] سے بیان کرے، اس صورت میں راوی کا طریقہ [عنعنه] کہلاتا ہے۔

س (74): حدیثِ معنعن کا حکم کیا ہے؟

جواب: حدیثِ معنعن حسبِ شرائط معلومہ کبھی متصل اور کبھی منقطع ہوتی ہے، اِمام مسلم کے نزدیک حدیثِ عنعنہ میں راوی اور مروی عنہ کا ہمعصر ہونا ضروری ہے جبکہ اِمام بخاری کے نزدیک راوی اور مروی عنہ کے درمیان ملاقات شرط ہے۔

س (75): حدیثِ مسلسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ حدیث جس کی سند میں تمام رُواۃ کی صفات یا حالات اُس حدیث کے روایت کرنے میں ایک ہی طرح کے ہوں یعنی جس حدیث میں ایک راوی نے ایک شیخ کا کوئی عمل بتایا تو پھر ہر راوی اُس عمل کو دہرائے۔

س (76): حدیثِ مسلسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اِس کی تین قسمیں ہیں:

(۱): مسلسل بالفعل (۲): مسلسل بالقول (۳): مسلسل بالقول والفعل

س (77): حدیثِ مسلسل کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ مسلسل بھی کبھی صحیح، کبھی حسن اور کبھی ضعیف ہوتی ہے۔

س (78): حدیثِ محکم کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسی حدیث جس کی مخالفت میں کوئی دوسری حدیث نہ ہو۔

س (79): مختلف الحدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسی حدیث جس کی مخالفت میں اَحادیث موجود ہوں مگر اُن میں تطبیق ممکن ہو۔

س (80): حدیث ناسخ، منسوخ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر دو اَحادیث میں اِختلاف نظر آئے اور اُن میں تطبیق بھی ممکن نہ ہو تو پہلی حدیث کو منسوخ اور دوسری کو ناسخ کہیں گے۔

س (81): کیا صحیح لذاتہ کی کوئی اَقسام ہیں؟ صحاح ستہ میں مرتبہ کے لحاظ سے اَحادیث کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: جی ہاں! اِس کی سات اَقسام ہیں:۔

(۱): متفق علیہ (۲): بخاری کی روایت (۳): مسلم کی روایت (۴): صحیحین کی شرط والی روایت جسے انہوں نے ذکر نہ کیا ہو (۵): صرف بخاری کی شرط والی روایت (۶): صرف مسلم کی شرط والی روایت (۷): جو روایت ہے تو صحیح مگر بخاری و مسلم کی اِجتماعی یا اِنفرادی شرط کے مطابق نہیں۔

س (82): کیا کوئی حدیث بخاری و مُسلم پر بھی مقدم ہو سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! کیونکہ صحیح اَحادیث کا مذکورہ بالا تفاوت صرف راویوں کے عدل وضبط کی وجہ سے ہے ورنہ دیگر وجوہ سے نچلے درجوں کی اَقسام اُوپر والے درجے پر ترجیح پا سکتی ہے مثلاً کوئی حدیث اَصَحُّ الْاَسَانِیْد ہے مگر صحیحین میں نہیں ہے، مثلاً مندرجہ ذیل سند: [**مالک عن نافع عن ابن عمر**] یہ مؤطا میں بہت آتی ہے، پس ایسی سند والی حدیث اَصَحُّ الْاَسَانِیْد ہونے کی وجہ سے بخاری و مسلم سے مقدم ہوگی۔

س (83): فرد یا غریب کی کتنی اَقسام ہیں؟

جواب: اِس کی دو قسمیں ہیں: (۱): فرد مطلق (۲): فرد نسبی

س (84): فرد مطلق کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسی حدیث جس میں صحابی سے روایت کرنے والا ایک راوی ہو۔

س (85): فردنسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ حدیث جس میں صحابی سے روایت کرنے والے کثیر ہوں مگر اُس کے بعد کوئی راوی اکیلا ہو۔

س (86): حدیث متابع کسے کہتے ہیں؟

جواب: فردنسبی میں جو راوی اکیلا تھا، اگر اُس کی موافقت کرنے والا کوئی اور راوی مل جائے تو یہ دوسرا راوی مُتابِع کہلاتا ہے اور پہلا راوی مُتابَع کہلاتا ہے۔

س (87): حدیث شاہد کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک حدیث ایک صحابی سے مروی ہو، پھر کسی دوسرے صحابی سے مروی حدیث لفظاً و معناً یا صرف معناً پہلے حدیث کی مانند ہو تو دوسری حدیث کو پہلی کے لیے شاہد کہیں گے۔

☆ طعن راوی کے اسباب ☆

طعن راوی سے مراد راوی کے عیب ہیں۔

س (88): کسی راوی پر طعن کتنی وجوہ سے کیا جاسکتا ہے؟

جواب: یہ دس وجوہات ہیں: ان میں پانچ کا تعلق عدالت اور پانچ کا تعلق ضبط سے ہے۔

(1) : راوی کے بارے جھوٹا ہونے کا طعن ہو، ایسی حدیث کو موضوع کہتے ہیں۔

(2) : راوی پر عمداً جھوٹی روایت کرنے کی تہمت ہو، ایسی حدیث متروک کہلاتی ہے۔

(3) : راوی روایت کرنے میں فحش غلطی کرتا ہو، ایسی حدیث کو منکر کہتے ہیں۔

(4) : راوی سے بکثرت غفلت و نسیان صادر ہوتا ہو تو اِس کی حدیث کو بھی منکر کہتے ہیں۔

(5) : راوی سے قولاً یا فعلاً فسق ثابت ہو تو اِس کی حدیث کو بھی منکر کہتے ہیں۔

(6) : راوی ثقہ لوگوں کی مخالفت کرتا ہو تو اِس حدیث کو بعض صورتوں میں مدرج، بعض میں مضطرب اور بعض میں مصحف کہتے ہیں۔

(7) : راوی کا عادل ہونا مجہول ہو یعنی اُس کے عدل اور جرح کی پہچان نہ ہو تو ایسی حدیث کو مبہم

کہتے ہیں۔

(8) : راوی کا حافظہ خراب ہو۔

(9) : راوی بدعتی ہو۔

(10) : راوی بطور وہم روایت کرے، اِس کی حدیث کو مُعلّل کہتے ہیں۔

س (89): حدیث مرفوع کن کن الفاظ سے معلوم ہوسکتی ہے؟

جواب: یہ کل بارہ صورتیں ہیں جن میں سے پانچ مرفوع حقیقی اور سات مرفوع حکمی ہے۔

س (90): مرفوع حقیقی کی پانچ صورتوں کی وضاحت کریں؟

جواب: مرفوع حقیقی کی پانچ صورتیں یہ ہیں:

(1) : کوئی صحابی [حدثنا] کا لفظ بولے تو یہ حدیث مرفوع ہونے کی دلیل ہے۔

(2) : صحابی صراحۃً کہے: [قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم]

(3) : صحابی صراحۃً کہے کہ میں نے حضور ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

(4) : صحابی صراحۃً کہے کہ میں نے حضور ﷺ کے سامنے یہ عمل کیا اور حضور ﷺ نے منع نہ فرمایا۔

س (91): مرفوع حکمی کی سات صورتوں کی وضاحت کریں؟

جواب: وہ سات صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

(1) : وہ اقوال صحابہ جو اجتہادی معاملات سے متعلق نہیں بشرطیکہ اسرائیلیات میں سے نہ ہوں

(2) : صحابی کوئی ایسا عمل کرے جو غیر اجتہادی ہو۔

(3) : صحابہ کرام کا کسی عمل پر دوام واستمرار کرنا اور حضور ﷺ کا منع نہ فرمانا۔

(4) : تابعی کا صحابی کے متعلق یہ الفاظ کہنا:

[یرفع الحدیث، یرویہ، روایۃ، رواہ وغیرہ]

(5) : صحابی کا یہ کہنا: [من السنۃ کذا]

(6) : صحابی کا یہ کہنا: [أمرنا بکذا، نُهینا بکذا]

(7) : اگر صحابی کسی معاملے میں خدا اور رسول ﷺ کی اِطاعت یا معصیت کا حکم لگائے۔

س (92): کیا مرفوع حدیث کیلئے سند کا متصل ہونا شرط ہے؟

جواب: جی نہیں! اگر منقطع یا مقطوع روایت بھی مذکورہ بالا طریقوں سے حضور ﷺ سے منسوب ہے تو وہ مرفوع ہی کہلائے گی۔

س (93): محدثین کے قول [لا یصح] سے کون سی حدیث مُراد ہوتی ہے، کیا وہ حدیث موضوع ہے یا باطل ہے؟

جواب: اِس جملہ سے بعض ناواقف لوگ مغالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے، یہ درست نہیں بلکہ اِصطلاحِ محدثین [صحیح] غلط یا باطل کے مقابل نہیں ہوتی بلکہ صحیح کے مقابلے میں صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ اور ضعیف وغیرہ یہ سب شامل ہیں۔

لٰہذا یہ [لا یصح] صحت کی نفی تو کجا! ضعف کی نفی کو بھی مستلزم نہیں۔

س (94): اَحادیث سے ثابت ہونے والے احکام کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اَحادیث سے حلت وحرمت کے جو اَحکام ومسائل ثابت ہوتے ہیں وہ چار قسم کے ہیں۔

(۱): عقائد قطعیہ (۲): عقائد ظنیہ (۳): اَحکام (۴): فضائل ومناقب

س (95): عقائد قطعیہ کون سے ہیں؟ اور یہ کس قسم کی حدیث سے ثابت ہوتے ہیں؟

جواب: عقائد قطعیہ سے مراد توحید ورسالت اور عقیدۂ آخرت وغیرہ ہیں اور اِن کے اِثبات کے لیے حدیثِ متواتر ہونی ضروری ہے، چاہے لفظی ہو یا معنوی۔

س (96): عقائد ظنیہ کون کونسے ہیں نیز یہ کس قسم کی حدیث سے ثابت ہوتے ہیں؟

جواب: عقائد ظنیہ سے مراد اَنبیاء کرام کی ملائکہ پر فضیلت اور قبر کے اَحوال وغیرہ ہیں اور اِن اِثبات کے لیے اَخبارِ آحاد بھی کافی ہیں۔

س (97): اَحکام یعنی فرض، واجب، حرام وغیرہ کے لیے کون سی حدیث ہونا ضروری ہے؟

جواب: اَحکام کے ثبوت کے لیے حدیث صحیح ہونی ضروری ہے یا کم از کم حسن لغیرہ ہو۔

س (98): فضائل ومناقب کیلئے کون سی حدیث ہونا ضروری ہے؟

جواب: فضائل ومناقب کے ثبوت کے لیے باتفاقِ المحدثین حدیث ضعیف بھی کافی ہے۔

س (99): کیا صرف وہی اَحادیث صحیح ہیں جو بخاری ومسلم میں ہیں یا اِس کے علاوہ بھی کتب میں صحیح اَحادیث ہیں؟

جواب: جی نہیں! کیونکہ شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی مقدمہ مشکوۃ[ص:۷]میں فرماتے ہیں :امام بخاری وامام مسلم نے اپنی کتب میں تمام صحیح اَحادیث ذکرنہیں کیں بلکہ صحیح اَحادیث میں سے منتخب اَحادیث ذکرکیں ہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں تکرار کے ساتھ کل اَحادیث 7275 ہیں جبکہ بغیر تکرار کے 4000 ہیں حالانکہ اِمام بخاری کا یہ اپنا قول ہے:

"حَفِظْتُ مِنَ الصِّحَاحِ مِأَةَ اَلْفِ حَدِیْثٍ وَمِنْ غَیْرِ الصِّحَاحِ مِأَتَیْ اَلْفٍ۔"

[میں نے صحیح احادیث میں سے ایک لاکھ یادکیں اورغیرصحیح میں سے دولاکھ اَحادیث یادکیں]

"مَااَوْرِدْتُ فِیْ کِتَابِیْ ھٰذَا اِلَّا مَاصَحَّ وَلَقَدْتَرَکْتُ کَثِیْرًا مِّنَ الصِّحَاحِ۔"

[میں نے اپنی اِس کتاب (بخاری) میں صرف صحیح اَحادیث ذکرکیں ہیں اور میں نے کثیر صحیح اَحادیث چھوڑ دی ہیں]

اورامام مسلم کا بھی یہ قول موجود ہے:

"اَلَّذِیْ اُوْرِدْتُ فِیْ ھٰذَا الْکِتَابِ مِنَ الْاَحَادِیْثِ صَحِیْحٌ وَلَا اَقُوْلُ: اِنَّ مَاتَرَکْتُ ضَعِیْفٌ۔"

[جواَحادیث میں نے اِس کتاب (مسلم) میں ذکر کی ہیں، وہ صحیح ہیں اور میں یہ نہیں کہتا کہ بے شک جواَحادیث میں نے چھوڑ دی ہیں، وہ ضعیف ہیں]

اِن اَقوال سے معلوم ہوا کہ یہ مطالبہ کرنا کہ حدیث کا حوالہ صرف بخاری ومسلم سے چاہیے کیونکہ بقیہ کتب صحیح نہیں ہے، یہ صرف اور صرف جہالت ہے ورنہ امام بخاری نے ایک لاکھ صحیح اَحادیث میں سے بخاری میں توصرف سات ہزار دوسو پچھتر ذکر کی ہیں اور باقی صحیح اَحادیث کہاں گئی۔

س (100): صحاح ستہ کے علاوہ چند صحیح کتبِ اَحادیث کے نام ذکرکریں؟

جواب: صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، صحیح مستدرک، صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن السکن اور المنتقی لابن جار۔

شیخ محقق مقدمہ مشکوۃ میں اِن کتب کے نام ذکرکرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"ھٰذِہِ الْکُتُبُ کُلُّھَا مُخْتَصَّۃٌ بِالصِّحَاحِ وَلٰکِنْ جَمَاعَۃٌ اِنْتَقَدُوْا عَلَیْھَا تَعَصُّبًا وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ وَاللہُ اَعْلَمُ۔" [مقدمہ مشکوۃ:۸،۷]

[یہ تمام کتب صحت کے ساتھ مختص ہیں لیکن ایک جماعت نے تعصب کی بنا پر ان کتب کی صحت پر تنقید کی اور ہر علم والے کے اوپر علم والا ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے]

☆ اَقسامِ کتبِ حدیث ☆

س (101): کتبِ اَحادیث کے مختلف نام ذکر کریں۔

جواب: (۱): صحیح (۲): جامِع (۳): مُسنَد (۴): معجم (۵): مُستَخرَج (۶): مُستَدرَک (۷): رِسالہ (۸): سُنَن (۹): جزء (۱۰): اَربعین

س (102): صحیح کس کتاب کو کہتے ہیں؟

جواب: جس کتاب کے مصنف نے صرف اَحادیثِ صحیحہ لانے کا التزام کیا ہو۔

جیسے: صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

س (103): جامع کس کتاب کو کہتے ہیں؟

جواب: جس کتاب میں آٹھ عنوانات کے تحت اَحادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔

[سِیَر، آداب، تفسیر، عقائد، فِتَن، اَحکام، اَشراط، قیامت، مناقب]

جیسے: جامع بخاری و جامع ترمذی۔

س (104): سُنَن کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کتاب میں صرف احکام کے متعلق احادیث ہوں۔ جیسے: سنن ابی داؤد و سنن نسائی۔

س (105): مُسند کس کتاب کو کہتے ہیں؟

جواب: جس کتاب میں ہر ہر صحابی کی احادیث علیحدہ سے جمع کی گئی ہوں۔ جیسے: مُسندِ امام اَحمد بن حنبل۔

س (106): معجم کس کتاب کو کہتے ہیں؟

جواب: جس کتاب میں مؤلف نے مشائخ کے اَسماء کی ترتیب کے لحاظ سے اَحادیث جمع کی ہوں:

جیسے: المُعجم الکبیر للطبرانی۔

س (107): مستخرج کس کتاب کو کہتے ہیں؟

جواب: وہ کتاب جس میں ایک مصنف نے کسی دوسرے مصنف کی کتاب میں مذکورہ اَحادیث کو اپنی سندوں سے بیان کیا ہو۔

جیسے: مُستخرج علی الصحیحین لابی نُعیم الاصفهانی۔

س (108): مستدرک کس کتاب کو کہتے ہیں؟

جواب: مستدراک اُس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کوئی مصنف کسی دوسرے مصنف سے رہ جانے والی اَحادیث کو اُسی مصنف کی شرائط کے مطابق جمع کرے۔

جیسے: المُستدراک للحاکم۔

س (109): رسالہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس میں جامع کے 8 عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں، جیسے: امام احمد کی کتاب الذهد اور ابن جریر طبری کی کتاب التفسیر۔

س (110): جزء کس کتاب کو کہتے ہیں؟

جواب: جس میں صرف ایک موضوع پر احایث ہوں، جیسے: جزء القرأة للبخاری۔

س (111): اربعین کس کتاب کو کہتے ہیں؟

جواب: جس کتاب میں 40 اَحادیث جمع کی گئی ہوں، جیسے: اربعین نووی۔

☆طبقاتِ کتبِ حدیث ☆

س (112): شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نزدیک کتبِ اَحادیث کی مقبولیت وشہرت کے لحاظ سے کتنے طبقات ہیں؟

جواب: چار طبقات ہیں۔

س (113): طبقہ اولیٰ کون سا ہے اور اُس میں کون کونسی کتب ہیں؟

جواب: طبقہ اولیٰ میں وہ کتابیں ہیں جن کی صحت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے، جیسے: صحیح بخاری، صحیح مُسلم، مؤطا امام مالک۔

س (114): طبقہ ثانیہ کی وضاحت کریں۔

جواب: طبقہ ثانیہ سے مراد وہ کتابیں ہیں جن میں اکثر صحیح اور حسن اَحادیث ہوں اور بعض ضعیف روایات بھی ہوں مگر اُن کا ضعف بیان کر دیا گیا ہو، لہٰذا یہ سب اَحادیث قابلِ حُجت ہوں گی، جیسے: جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، مسند اَحمد بن حنبل۔

س (115): طبقہ ثالثہ کی وضاحت کریں۔

جواب: اِس طبقے میں اُن مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری و امام مُسلم پر مقدم یا اُن کے ہم عصر تھے، حدیث میں اُن کی فنی مہارت تو مُسلّم تھی مگر اُن کی تصانیف میں دوسرے طبقے کی نسبت ضعیف روایات زیادہ ہیں، جیسے: مسند الشافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی، معجم الکبیر، معجم الاوسط۔

س (116): طبقہ رابعہ کی وضاحت کریں۔

جواب: چوتھے طبقے میں اُن متاخرین کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ اَحادیث کا قرونِ اُولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا، اِس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو اِن اَحادیث کی اَصل نہیں مل سکی یا اُنہوں نے اِن روایات میں کوئی علتِ خفیفہ دیکھ کر ترک کر دیا، جیسے: دیلمی، ابونعیم، ابن عساکر، کامل ابن عدی۔

☆ مراتبِ اَربابِ حدیث ☆

س (117): محدثین کے نزدیک حافظ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس شخص کو ایک لاکھ اَحادیث متناً وسنداً اور اُن کے رُوات کے اَحوال جرحاً وتعدیلاً یاد ہوں۔

س (118): محدثین کے نزدیک حجۃ کس شخص کو کہتے ہیں؟

جواب: جس شخص کو تین (۳) لاکھ اَحادیث متناً وسنداً وجرحاً وتعدیلاً یاد ہوں۔

س (119): محدثین کے نزدیک حاکم کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس کو تمام اَحادیثِ مرویہ متناً وسنداً وجرحاً وتعدیلاً یاد ہوں۔

☆ مشہور حفاظِ حدیث ☆

س (120): اَحناف کے مشہور حفاظ الحدیث کے نام لکھیں۔

جواب: حافظ اسحٰق بن راھویہ ، حافظ عبدالباقی ، حافظ ابوبکر رازی ، حافظ شمس الدین ، حافظ قلب الدین حلبی ، حافظ علاؤالدین ماروینی، حافظ بدالدین عینی۔

س (121): شوافع کے مشہور حفاظ کے نام لکھیں۔

جواب: حافظ دارقطنی ، حافظ بیہقی ، حافظ ابن الدقیق ، حافظ ذہبی ، حافظ ابن اثیر جزری حافظ ابن حجر ہیتمی ، حافظ ابن حجر عسقلانی۔

س (122): مالکیہ کے مشہور حفاظ کے نام لکھیں۔

جواب: حافظ زحیلی ، حافظ ابن عبدالبر ، حافظ قاضی ابوبکر العربی ، حافظ قاضی عیاض ، حافظ ابن رشد ، حافظ ابوالقاسم سہیلی۔

س (123): حنابلہ کے مشہور حفاظ کے نام لکھیں۔

جواب: حافظ عبدالغنی المقدسی ، حافظ ابوالفرج بن الجوزی ، حافظ ابن قدامہ۔

☆ جرح وتعدیل ☆

س (124): جرح سے کیا مراد ہے؟

جواب: محدثین کرام مختلف اَلفاظ سے کبھی کسی راوی کا ایسا عیب بیان کرتے ہیں جو اُس راوی کے غیر معتبر ہونے پر دلالت کرتا ہے، اِس کو محدثین کی اِصطلاح میں ''جرح'' کہتے ہیں، مثلاً کسی راوی کی طرف سوءِ حفظ وجہالت وغیرہ کو منسوب کرنا۔

س (125): تعدیل سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہی محدثین جب کسی راوی کو عدل، ثقہ، ضبط وغیرہ کے اَوصاف سے متصف کرتے ہیں تو یہ ''تعدیل'' کہلاتا ہے۔

س (126): راوی کے عادل ہونے سے کیا مُراد ہے؟

جواب: عدل وہ صفت ہے جس کا موصوف مسلمان عاقل، بالغ، صاحب تقوٰی، اَوامر پر عمل کرنے والا اور نواہی سے اجتناب کرنے والا اور اَخلاق کی اچھائیوں سے متصف ہو تو وہ عادل راوی ہے۔

س (127): ضبط سے کیا مراد ہے؟

جواب: راوی کا روایت کرتے ہوئے غافل نہ ہونا، حافظ ہونا جبکہ اپنے حافظہ سے حدیث بیان کرے اور اچھی طرح اِحتیاط کے ساتھ لکھنا جبکہ اُس لکھے ہوئے سے حدیث بیان کرتا ہے اور اگر حدیث بالمعنی بیان کرتا ہو تو اُس کے معانی کا اَچھی طرح علم رکھتا ہو تو اِن تمام باتوں کا اِہتمام ''ضبط'' کہلاتا ہے۔

☆ تالیفاتِ جرح تعدیل ☆

س (128): کیا جرح وتعدیل پر کچھ کتابیں ہیں؟

جواب: جی ہاں! آئمہ کرام نے راویوں کی جرح وتعدیل کے فن سے کئی کتب تالیف فرمائیں کسی میں فقط ثقات، کسی میں صرف ضعفا، تو کسی میں دونوں کے بارے معلومات جمع ہیں۔

س (129): جرح تعدیل کے فن پر لکھی ہوئی چند کتابوں کے نام بتائیں؟

جواب: (۱): ''الضعفاء الکبیر'': للامام ابو جعفر محمد بن عمرو عُقیلی (322ھ)

(۲): ''الکامل فی الضعفاء'': للامام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی (365ھ)

(۳): ''الثقات'': للامام ابو حاتم بن حبان بستی (354ھ)

(۴): ''میزان الاعتدال'': للامام حافظ شمس الدین ذھبی۔

(۵): ''لسان المیزان'': للامام حافظ ابن حجر عسقلانی (852ھ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆